ایک غلطی کا ازالہ

از

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے اُنکے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مُہرِ ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہرِ ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلّی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینۂ ظلّیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اُس کا اسم آنجنابؐ کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور احمدؐ ہوگا اور اُس کے اہلبیت میں سے ہوگا※ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی رُوح کا رُوپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا یشوعا بروز تھا۔ اور بروز

※ **حاشیہ**۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان ساداتؔ سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منّا اهل البیت علیٰ مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور عناد کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرکے اور اسلام کی عظمت

ے الجمعۃ : ۴

استحباب وہ فعل جب کہ فی نفسہ خودہی نیک ہے یا مسلمان نے اسے نیت حسن محمود سے کیا تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو جیسا کہ حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ وعبارات ائمہ سے گزرا والحمد للہ رب العلمین تعظیم حضور پرنور ﷺ مدار ایمان ہے اس کا منکر قطعاً کافر مگر یہ نفس تعظیم میں ہے افعال تعظیمیہ میں جس کا ثبوت ضروریات دین سے ہے جیسے درود و سلام اس کا منکر مرتد کافر یا جس کا ثبوت قطعی ہو اگرچہ بدیہی نہ ہو ائمہ حنفیہ اسے بھی کافر کہیں گے بغیر اس کے تکفیر کی گنجائش نہیں خصوصاً ایک نو پیدا بات جس میں منکر کو شبہہ بدعت یا اس کے لیے ہے جس کا انکار بربنائے وہابیت نہ ہو ورنہ وہابیہ پر خود ہی صدہا وجہ سے کفر لازم اور ان کے انکار کا منشا بھی وہی ہوتا ہے کہ ان کے سینے توہین سے پر اور تعظیم مصطفےٰ ﷺ ان کے دلوں پر شاق قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰: حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس و انور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی ﷺ میں تجلی فرما ہے من رانی فقد رأی الحق تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جن کو شرع مطہر نے شانِ نبوت سے خاص فرما دیا ہو تو وہی آیات و احادیث و ارشادات ائمہ قدیم و حدیث اس کے جواز میں بھی کافی کفانا الکافی فی الدارین۔ وصلی وسلم علی سید الکونین۔ والہ وصحبہ وغوث الثقلین۔ وخربہ وامتہ کل حین واین عدو کل اثر و عین والحمد للہ رب النشأتین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔ بنوو علم جل مجدہ اتم واحکم۔

السنية الانيفه

فی

فتاوی افریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا

شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (قرآنِ حکیم)

یقیناً اُنھوں نے مسیح علیہ السّلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے

سیفِ چشتیائی

تصنیفِ لطیف

زُبدۃُ المحققین رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی

○

بایماء

حضرت سید پیر غلام محیّ الدّین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

حضرت سید پیر غلام مُعین الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

و

حضرت سیّد پیر شاہ عبدالحق صاحب مدظلہٗ العالی

دُوسرا سوال جواب طلب

اگر صرف مقامِ فنا فی الرّسول ہی کا قادیانی کو رسُول اور نبی کہلانے کی اجازت دیتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے جس کی شان میں لوکنت متخذ خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً[1] فرمایا گیا۔ اور ایسا ہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود لقب محدّثیت کے اور عثمانؓ نے باوجود کمال اتباع صُوری و معنوی کے اور علی مرتضےٰؓ نے باوجود بشارت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی کے اور سیدا شباب اہل الجنۃ حسنینؓ نے جن کا مجموعہ بعینہٖ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آئینہ تھا رسُول اور نبی کہلوانے پر جرأت نہ کی۔ اور ہزارہا اہل اللہ جن کے فانی فی الرّسُول ہونے پر اُن کے سایہ کا گم ہوجانا بھی شہادت دیتا تھا کسی نے نبی اور رسُول نہیں کہلوایا۔ قطب الاقطاب سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ مکالماتِ الٰہیہ میں سے کسی مکالمہ میں باوجود شان (خضنا بحراً الوقف علی ساحلہ الانبیآء)[2] کے یعنی فینا فی النبی الامی الذی ھو کالبحر فی السخاء (نبی) اور (رسُول) کے لفظ سے نہ پکارے گئے۔ یہ سب تو اسی قاعدہ مسلّمہ میں محدود رہے کہ الولی لایبلغ درجۃ النبی اور قادیانی صاحب باوجود دعوٰی فناؤہ عن مقام الفنا کے نبوت تک پہنچ گئے بلکہ الوہیت مستقلہ متقابلہ لالوہیۃ الباری عزّ اسمہٗ بھی العیاذ باللہ حاصل کرلی۔ چنانچہ اپنی تالیف کتاب البریہ کے صفحہ ۹ سطر ۹ پر لکھتے ہیں کہ "اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دُنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی۔ الخ۔" اس عبارت مسطورہ میں ہم ناظرین کی صرف اسی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وُہ آسمان دُنیا جس کو قادیانی صاحب نے پیدا کیا ہے۔ وُہ کہاں ہے اگر کہیں دکھا ہے تو پتہ بتلادیں۔ ورنہ یہ کشف اپنی غیر واقعی اور محض از قبیل اضغاث احلام ہونے پر صاف شہادت دے رہا ہے۔ کیا ایسے ہی مکاشفات والہامات غیر واقعیہ قادیانی صاحب کی نبوت و رسالت کی چھت کے لیے شہتیر بن سکتے ہیں؟ ہاں بدیں وجہ ہو سکتے ہیں کہ خیالی چھت کی شہتیریں بھی خیالی ہونی چاہئیں۔

---

[1] حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن علی وانا ابن النبی وانا ابن الوصی وانا ابن البشیر وانا ابن النذیر وانا ابن الداعی الی اللہ باذنہٖ وانا ابن السراج المنیر وانا من اھل البیت الذی کان جبرائیل ینزل الینا ویصعد من عندنا وانا من اھل البیت الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وانا من اھل البیت الذی افترض اللہ مودتھم علی کل مسلم فقال تبارک وتعالیٰ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَهٗ فِیْھَا حُسْنًا فاقتراف الحسنۃ مودتنا اھل البیت۔ (ازالۃ الخفاء)

[2] یعنی ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہوئے جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السلام ٹھہرے۔ سمندر سے مُراد حضور علیہ السلام کی ذات ہے جو سخاوت میں سمندر کی طرح ہے اور غوطہ زنی سے مُراد فنائے کامل ہے جو بوجہ کمال اتباع نصیب ہوتی ہے۔ ۱۲۔ فیض

ختم نبوت اور امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ

محقق العصر مفتی محمد خاں قادری

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی نبی نہیں آسکتا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔ اور یہ کہے اور مانے کہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی عقیدہ کا واضح اور دوٹوک الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شی علیما (الاحزاب)

حضور ﷺ نے متعدد ارشادات عالیہ میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی۔

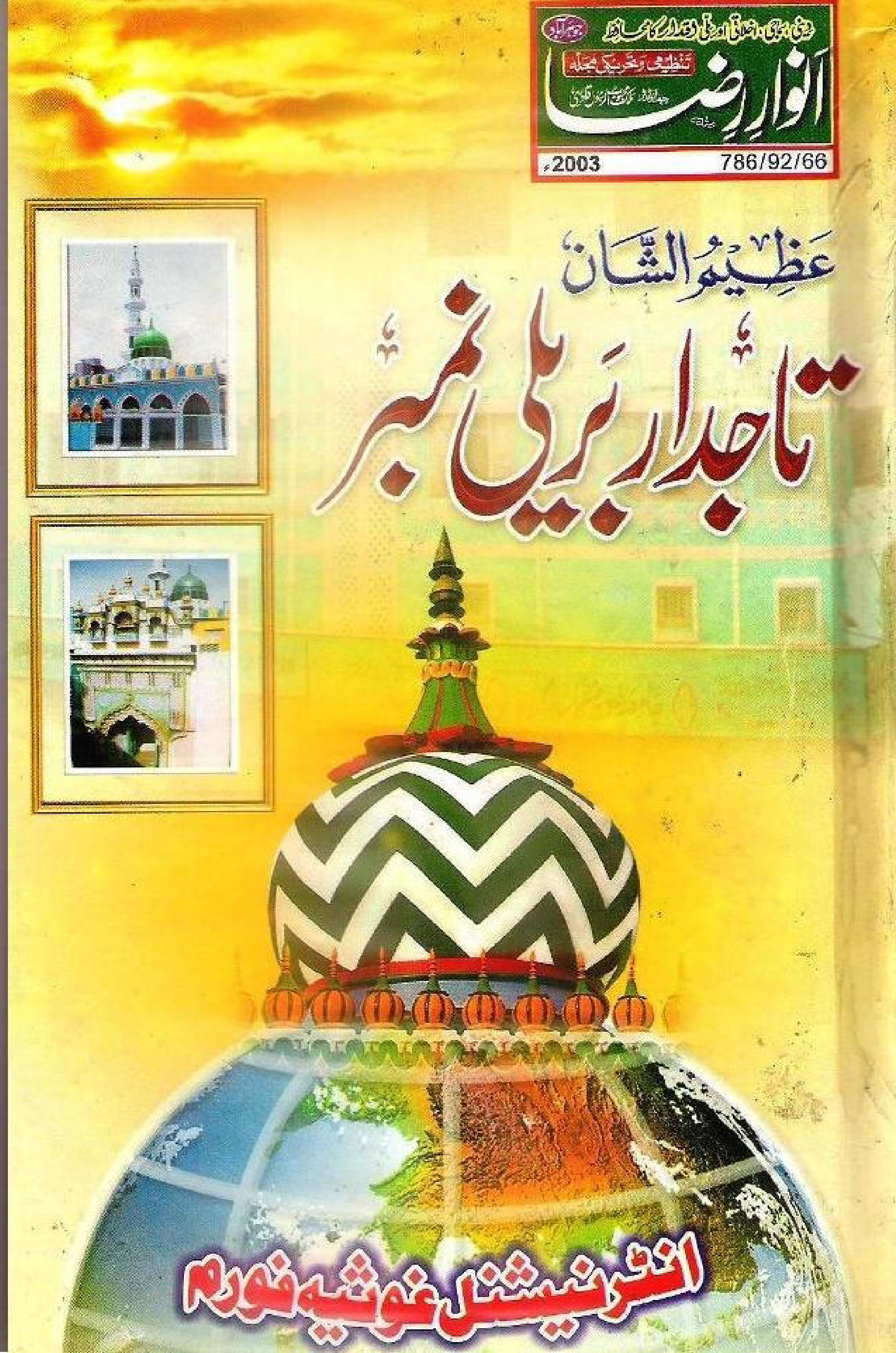
مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا فرما رکھی ہیں۔

۱۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔ ۲۔ مخالفین کے دل میں میرا رعب ڈال دیا گیا ہے۔

۳۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا۔ ۴۔ میری خاطر تمام زمین کو پاک اور جائے سجدہ بنا دیا ہے۔ ۵۔ مجھے تمام مخلوق کا نبی بنایا گیا ہے۔ ۶۔ مجھ پر انبیاء کا اختتام کر دیا ہے

بخاری و مسلم، ترمذی اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال ایک عمدہ محل کی ہے۔ جسے بنایا گیا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ اسے ہر کوئی دیکھنے والا یہی کہتا کاش! یہاں اینٹ رکھ کر اسے مکمل کر دیا گیا ہوتا۔

ترجمہ: میں نے آکر وہ جگہ پر کر دی۔ عمارت نبوت میری وجہ سے مکمل ہو گئی۔ اور مجھ پر



سوال نمبر ٤٢ تا ٤٦: کیا فرماتے علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔
اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ نے عرش معلی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ وسلم نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے؟

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

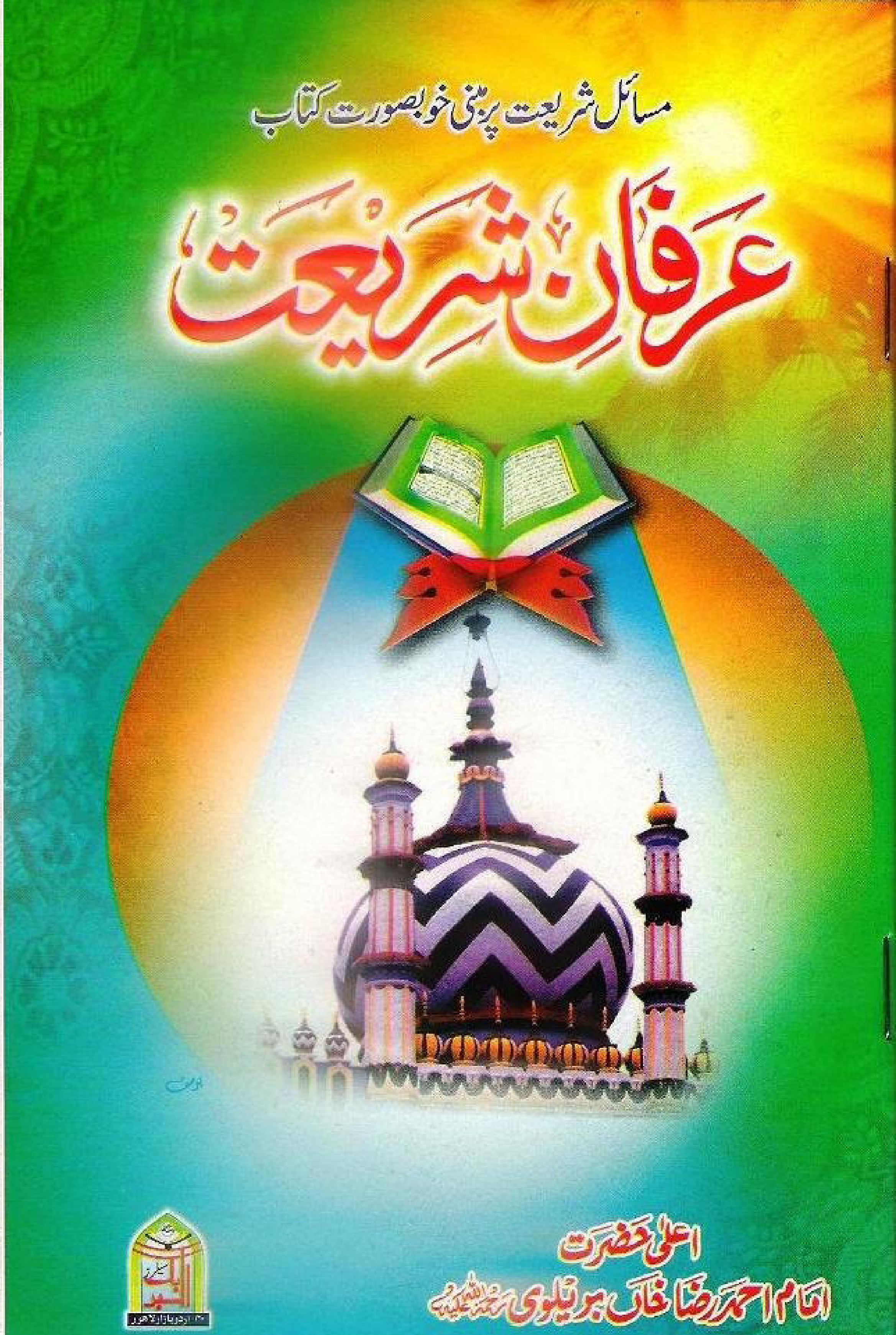
چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں؟

الجواب: اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل وسودمند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم　　غیر اقدام النبوۃ سد مشا ہا الخیام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وارد ولو کان بعدی نبی فکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر



اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ



جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

[illegible] کیا۔ آپ نے روپیہ لے کر منہ میں ڈالا اور چبانا شروع کیا۔ نذر دینے والے نے [illegible] کھانے کی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے غلہ یا کپڑا خرید کر ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ [انہوں] نے کہا کہ تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے [فرمایا] کہ دیکھو یہ حضرت دنیا سے اس قدر بے خبر تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے [کہ روپیہ] کس کام آتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب شیخ حسام الدین ملتانی حضرت [قطب] العالم شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے مزار پر حاضری کے لئے جاتے تھے تو [illegible] گنبد کے سایہ کی مخالف سمت سے جاتے تھے اور زیارت کر کے واپس آتے [illegible] اس وجہ سے کہ شاید سایہ میں پہنچ کر آرام اور سکون حاصل ہو۔ بات یہ ہے کہ [حضرت] شیخ کا روضہ اقدس سرکاری بیت المال سے بنایا گیا تھا۔ اس وجہ سے آپ اس [کے] سایے میں آرام کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے) یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ قبلہ [بیت] المال کا مال حلال ہوتا ہے اور جب مال حلال سے روضہ تعمیر ہوا تھا تو شیخ [حسام] الدین اس کے سائے میں آرام کرنے سے کیوں اجتناب کرتے تھے۔ حضرت [اقدس] نے فرمایا کیا بیت المال کا مال اسی واسطے ہے کہ اس سے مقبرے تعمیر [کئے] جائیں؟ بیت المال کے مصارف اور ہیں۔

حضرت صاحب نارووالہ رح کا تقویٰ

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت نارووالہ رح بھی کمال درجے کے متقی تھے۔ اسی وجہ [سے] حضرت مولانا دہلوی (مولانا فخر الدین دہلوی رح) جو خط آپ کو لکھتے تھے اس میں [illegible] نور محمد متقی تحریر فرماتے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم [مہاروی] نے ان کو ایک گائے عنایت فرمائی۔ چونکہ حضرت شیخ کو ان کی پرہیز گاری [کا خیال] تھا گائے دیتے وقت فرمایا کہ میاں صاحب یہ گائے مال حلال ہے۔ کیونکہ یہ [ہمارے] آباء و اجداد کے جانوروں کی نسل میں سے ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک [کی گنجا]ئش نہیں ہے۔

حضرت قبلہ عالم مہاروی رح کا اتقاء

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم مہاروی

بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے۔ جس طرح ایک نبی مرسل صاحب مذہب [illegible] آپ بھی نبی مرسل کی طرح مبعوث کئے گئے تھے۔ آپ اس قدر صاحب [illegible] کہ جتنی نسبتیں آپ سے پہلے اطراف عالم میں موجود تھیں آپ سب کو توڑ کر [illegible] پر لائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ آپ پرہیز گاری کی وجہ سے سماع بھی نہیں [illegible] لیکن اپنے مشائخ عظام کی سنت کے اتباع کی وجہ سے آپ اپنے اصحاب [illegible] کو تاکید فرماتے تھے کہ جاؤ جاؤ مجلس سماع میں حاضری دو۔ آپ بھی حاضر [illegible] تھے لیکن صرف مولود شریف کے وقت بیٹھتے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ [illegible] قبلہ عالم مہاروی رح نے حضرت سلطان الاولیاء رح کو خلافت عطا فرمائی اور تخت [illegible] کی تو آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں سے ایک وصیت یہ [illegible] غصہ نور باطن کو اس طرح جلاتا ہے کہ جس طرح آگ خشک لکڑی یا روئی کو [illegible]

حضرت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رح

اس کے بعد حضرت شیخ یحییٰ بن معاذ [illegible] قدس سرہ کا ذکر خیر ہونے [illegible]

اقدس نے فرمایا کہ مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو یحییٰ [illegible] یحییٰ بن زکریا جو پیغمبر تھے۔ دوسرے یحییٰ بن معاذ رازی رح۔ اس کے بعد [illegible] یہ بہت بڑی بات ہے، چھوٹی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ [illegible]

۱؎ سلوک الی اللہ میں صاحب مذہب ہونے کا مطلب وہی ہے جو [illegible] ائمہ اربعہ کے صاحب مذہب ہونے کا ہے۔ یعنی شریعت اسلامیہ کے [illegible] اندر ایک غالب مسلک اختیار کرنا جو دوسرے مشائخ کے مسلک سے ممیز [illegible]

۲؎ ہم چشتیوں کی یہ بات عجیب تو معلوم ہوتی ہے کہ چشتیوں کے [illegible] سماع نہیں سنتے تھے لیکن ہم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آپ کا مسلک [illegible] اور اعتدال پسندانہ تھا۔ کاش ہم بھی اُن کے اتباع میں [illegible] ترک کر دیتے۔

حلقۂ توجہ آپ کا معمول تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے فیضِ توجہ سے لاکھوں آدمی مستفیض ہوئے اور سینکڑوں خلافت سے مشرف ہو کر صاحب سلسلہ ہوئے تاہم آپ کو وہ شہرت حاصل نہ ہوئی جو حضرت مولانا فخر الدین محمد دہلوی کو ہوئی۔ اس حد تک کہ یہاں پہنچ کر سلسلۂ چشتیہ فخریہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کا نام حضرت شیخ کلیم اللہ رح نے رکھا۔ جب حضرت مولانا پیدا ہوئے تو حضرت شیخ کلیم اللہ نے حضرت شیخ نظام الدین رح کو مبارکباد دے کر فرمایا کہ میں نے جو آپ کو ایک فرزند ارجمند کی بشارت دی تھی وہ یہی فرزندِ سعادت مند ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی یہ چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔

حضرت میاں عشق اللہ رح

حضرت مولانا صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیخ علیہ الرحمہ کے اکثر مرید برگزیدہ تھے لیکن میاں عشق اللہ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور میاں عشق اللہ بڑے تھے۔ بچپن میں میں اُن کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ اس کے فرمایا کہ حضرت شیخ نظام الدین نے حضرت عشق اللہ سے اس قدر مجاہدہ لیا کہ ہر روز تین پاؤ مکھن اُن کے جسم کی مالش کے لیے مخصوص تھا۔ یہ میاں عشق اللہ ایک ہندو جوہری کے بیٹے تھے۔ قصہ یوں ہے وہ ہندو بڑا دولت مند تاجر تھا اور جواہرات کی تجارت کیا کرتا تھا لیکن اُس کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ چنانچہ اُس نے تمام ہندو فقراء کی خدمت کی لیکن کوئی اُس کی مراد پوری نہ کر سکا۔ آخر اُس نے حضرت شیخ نظام الدین رح کی خدمت میں آ کر کمال عجز و نیاز سے عرض کیا کہ فرزند عطا ہو۔ حضرت شیخ نے فرمایا میری قسمت میں چند بیٹے لکھے ہیں ان میں سے ایک بیٹا میں تجھے دیتا ہوں لیکن پہلے میرے ساتھ وعدہ کر کہ جب وہ بڑا ہو جائے تو میرے حوالہ کر دینا۔ اس نے کہا اسی طرح کروں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا اب گھر جاؤ اور عیش کرو۔ عرصہ عرصہ نو ماہ کے بعد اُس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ خوشی سے اُسے اٹھا کر حضرت شیخ کی خدمت میں لے آیا۔ بچے نے آتے ہی آنکھیں حضرت شیخ پر جمالیں اور دوسری طرف

تذکرہ اکابرِ اہلسنت



علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

نوری کتب خانہ۔ لاہور

بحرِ معرفت حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی قدس سرہ (چاچڑاں شریف)

قدوۃ العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید ابن حضرت خواجہ خدا بخش (م ۱۲ ذوالحجہ ۱۲۶۹ھ) ابن حضرت خواجہ احمد علی (م ۹ شعبان ۱۲۳۱ھ) ابن حضرت قاضی محمد عاقل (۔۔۔ رجب ۱۲۲۹ھ) خلیفہ حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی قدست اسرارہم ۲۶ ذیقعد ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء) کو چاچڑاں شریف (تحصیل خانپور) میں پیدا ہوئے [1]۔ آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے پہلے پہل مالک بن یحییٰ سندھ میں وارد ہوئے۔ بعد ازاں آپ کے اجداد نے کوٹ مٹھن کو شرفِ سکونت بخشا لیکن آپ کے والدِ ماجد سکھوں کے مظالم سے تنگ آکر نواب صادق محمد خان اول کی درخواست پر چاچڑاں شریف میں قیام پذیر ہوئے تھے یہیں حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔

آٹھ سال کی عمر میں قرآنِ کریم حفظ کیا۔ اسی دوران آپ کے والدِ ماجد کا وصال ہوگیا۔ ظاہری و باطنی علوم و معارف اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخرِ جہاں غلام فخر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ) سے حاصل کئے اور مرتبۂ کمال کو پہنچے۔ حضرت خواجہ فخرِ جہاں قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے [2]۔

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سرائیکی زبان کے ملک الشعراء تھے۔ آپ کے وجد آفریں کلام میں بلا کا سوز ہے۔ آپ کی کافیاں آج بھی اثر آفرینی میں جواب نہیں

---

[1] ۔۔۔احمد اختر، نبیرۂ بہادر شاہ ظفر: مناقبِ فریدی (مطبع احمدی، دہلی ۱۳۱۴ھ) ص ۹۶

نوٹ: جناب مسعود حسن شہاب نے اپنی تالیف خواجہ غلام فرید میں مقابیس المجالس کی اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ آپ کی ولادت ذوالحجہ ۱۲۶۱ھ کے آخری عشرہ کے یکشنبہ (۲۳ ذوالحجہ) کو ہوئی۔

[2] مسعود حسن شہاب: خواجہ غلام فرید، اردو اکادمی، بہاولپور ۱۹۶۳ء، ص ۲۷-۳۶

کمال ہوئے۔ خلافت عطا کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، فرماتے تھے: جب تک کل منازل طے نہ ہو جائیں شیخ کو لازم ہے کہ مرید کو خرقۂ خلافت نہ دے۔ آپ کے چند خلفاء کے اسماء یہ ہیں:-

۱۔ حضرت خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزندِ ارجمند)
۲۔ مخدوم سید ولایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اوچ شریف)
۳۔ حضرت خواجہ میاں فضل حق مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۴۔ میاں بلند و خاں بیکانیری۔
۵۔ مولانا احمد بخش ساکن چچہ عباسیاں (بہاولپور) وغیرہم [1]

آپ کی بلند پایہ اور مقبولِ عام تصانیف یہ ہیں:-

۱۔ فوائدِ فریدیہ، مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب۔
۲۔ دیوانِ فرید (اردو)
۳۔ " (ملتانی)

نیز آپ کے ملفوظات مرتبہ مولانا رکن الدین، "اشاراتِ فریدی" کے نام سے چار جلدوں میں طبع ہو چکے ہیں [2]۔

۷ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔ مزارِ پُرانوار کوٹ مٹھن شریف (بہاولپور ڈویژن) میں مرجعِ خلائق ہے۔ قطعۂ تاریخِ وصال یہ ہے:

"خرامیدہ بہ قصرِ خلد امروز" (۱۳۱۹ھ)

---

[1] فیض احمد اویسی، مولانا: الذکار السعید، ص ۶۸

[2] ایضاً: ص ۶۴-۶۵

[3] ایضاً: ص ۷۱

یا اللہ

یارسول اللہ

مُت غیظاً اے عدوِ عبد القادرؓ

کتابِ لاجواب

(فاضل بریلویؒ)

مُسمّٰی بہ

لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الرّیب

دربیانِ ایں کہ

کعب بن اشرف قُرظی سے

مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں

از رشحاتِ قلم، فاضلِ حقیقت رقم، شہریارِ اقلیمِ قرطاس وقلم

علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

ناشر: مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد، پاکستان

آگے نکل گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم قرآنِ مجید کی اُن آیات کو جو بتوں کے بارے نازل ہوئیں بزرگانِ دین پر منطبق کرنے کی جسارت سے محفوظ ہیں۔ البتہ جو آیات ردِّ شرک میں آئیں اُن کو مشرکین کے خلاف ضرور استعمال کرتے ہیں چاہے وہ مشرکینِ عرب ہوں یا دورِ حاضر کے مبتلایانِ شرک۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ مسئلۂ استعانت میں ہم ایاکَ نستعین پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور ہم استعانت ذاتِ باری تعالیٰ ہی سے کرتے ہیں اس کی پوری تفصیل ہماری کتاب ''اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔)*

جہاں تک اسماعیل دہلوی سے میری سبقت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق میں صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے آج تک کبھی تحریراً تقریراً اسماعیل دہلوی صاحب کی تعریف میں کوئی ایک لفظ نہیں کہا اور نہ انہیں اس قابل سمجھا کہ میں اُن کا ذکر کروں۔ البتہ وابستگانِ سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری وسیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند وحجت کتاب مقابیس المجالس کا مندرجہ ذیل اقتباس مطالعہ کر لیں وہ آپ کے لئے سُود مند رہے گا۔ ''شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے مرید وخلیفہ حضرت سیّد احمد شہید کے مرید وخلیفہ ہیں نے بھی اپنی کتاب عبقات میں شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں تطبیق ثابت کی ہے''...... ''آگے چل کر شاہ اسماعیل شہید مختلف بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں[1]''

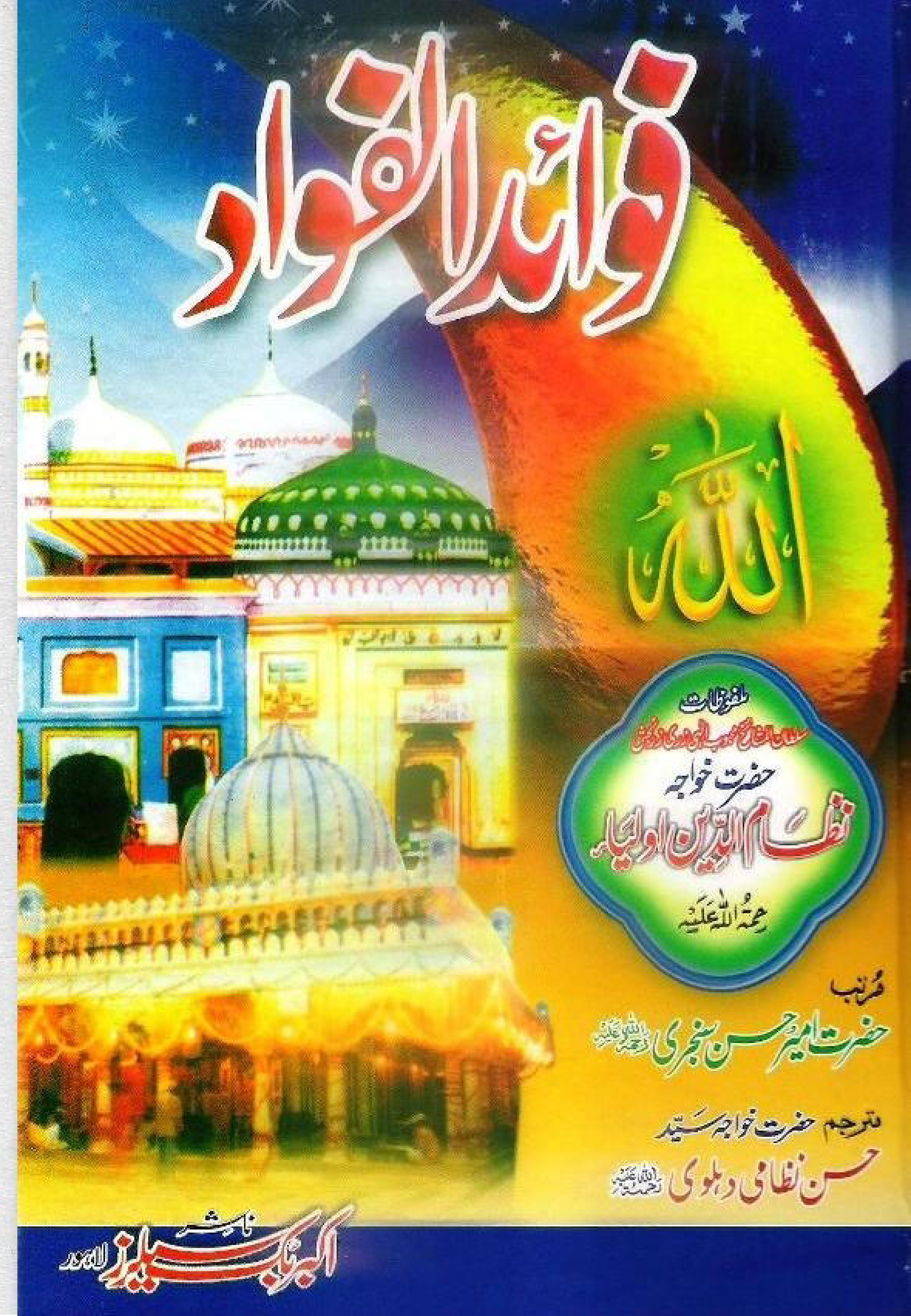
قبلہ سیالوی صاحب آپ کی ذہنیت پر آفرین ہو کہ سرتاجِ اولیاء کو ایک فاسق وفاجر دوزخی سے تشبیہ دے کر بھی آج تک آپ چند فاتر العقل اور نام نہاد اہلِ سنت کا سرمایہ بھی ہیں

[1]: مقدمہ مقابیس المجالس ' ص 228,227

مریدوں کا اعتقاد ہے کہ یہ دولت اس ثواب سے سوگنی بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ حکم شرع اسی طرح ہے! (کہ نماز پوری کرے) اس موقع پر حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کسی پانی کے کنارے پہنچے۔ مریدوں کو دیکھا کہ وضو کر رہے ہیں۔ ان کو جیسے ہی شیخ نظر پڑے سب کے سب تعظیم بجالائے اور آدھے وضو سے کھڑے ہو گئے۔ مگر ایک صوفی نے اپنا وضو پورا کیا اور پھر شیخ کی خدمت میں آیا اور تعظیم کی۔ شیخ نے فرمایا کہ ان سب میں درویش یہی ہے کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر میری تعظیم کی۔ بندے نے عرض کی کہ اگر کوئی نفل نماز چھوڑ دے اور پیر کی تعظیم میں مشغول ہو جائے تو اس کو کافر کہہ سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔

اس وقت بندے کی عرضداشت اور پیر کے لئے مرید کے اعتقاد کی پختگی کی مناسبت سے زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز نے بدر الدین اسحٰق کو آواز دی۔ بدر الدین نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز ہی میں انہوں نے جواب دیا اور زور سے کہا لبیک! (حاضر ہوں!) اس کے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ رسول علیہ السلام کھانا نوش فرما رہے تھے کہ کسی شخص کو آواز دی۔ وہ صحابی اس وقت نماز پڑھ رہے تھے حاضر ہونے میں دیر لگائی۔ رسول علیہ السلام نے پوچھا کہ جلدی کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کی کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا اور خدا کا رسول ﷺ پکاریں تو فوراً جواب دینا چاہئے۔ اس کے بعد خواجہ ذکرہٗ اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ شیخ کا فرمان بھی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی طرح ہے۔ اس موقع پر حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں۔ (حضرت) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شرط پر تیری ارادت قبول کرتا ہوں کہ میں جو کہوں تو وہی کرے! مرید بولا میں ایسا ہی کروں گا۔ (حضرت شیخ) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کلمہ طیبہ کس طرح پڑھتا ہے۔ مرید نے جواب دیا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ شبلی بولے اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید نے فوراً اسی طرح پڑھ دیا۔ اس کے بعد شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی آنحضرت ﷺ کے ادنیٰ چاکروں میں سے ایک ہے۔ اللہ کے رسول تو وہی ہیں میں تو تیرے اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔

پھر نماز جمعہ کا ذکر نکلا کہ نماز کو نہ جانے کی کوئی تاویل آئی ہے؟ فرمایا کہ کوئی تاویل نہیں



اللہ تعالٰی ائمہ کرام سے راضی ہو کہ انھوں نے امت کے لئے کتنی خیر خواہی فرمائی۔ (ت)

یہ سب امور ملفوظات اقدس میں مذکور و ماثور فوائد الفواد شریف میں صاف تصریح فرمائی ہے کہ مزامیر حرام است۔[2] (مزامیر یعنی گانے بجانے کے آلات کا استعمال حرام ہے۔ت)

کما نقل عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سیدی الشیخ المحقق مولانا عبدالحق المحدث الدھلوی رحمۃ اللہ

جیسا کہ ان سے نقل کیا ہے اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو میرے آقا شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے

---

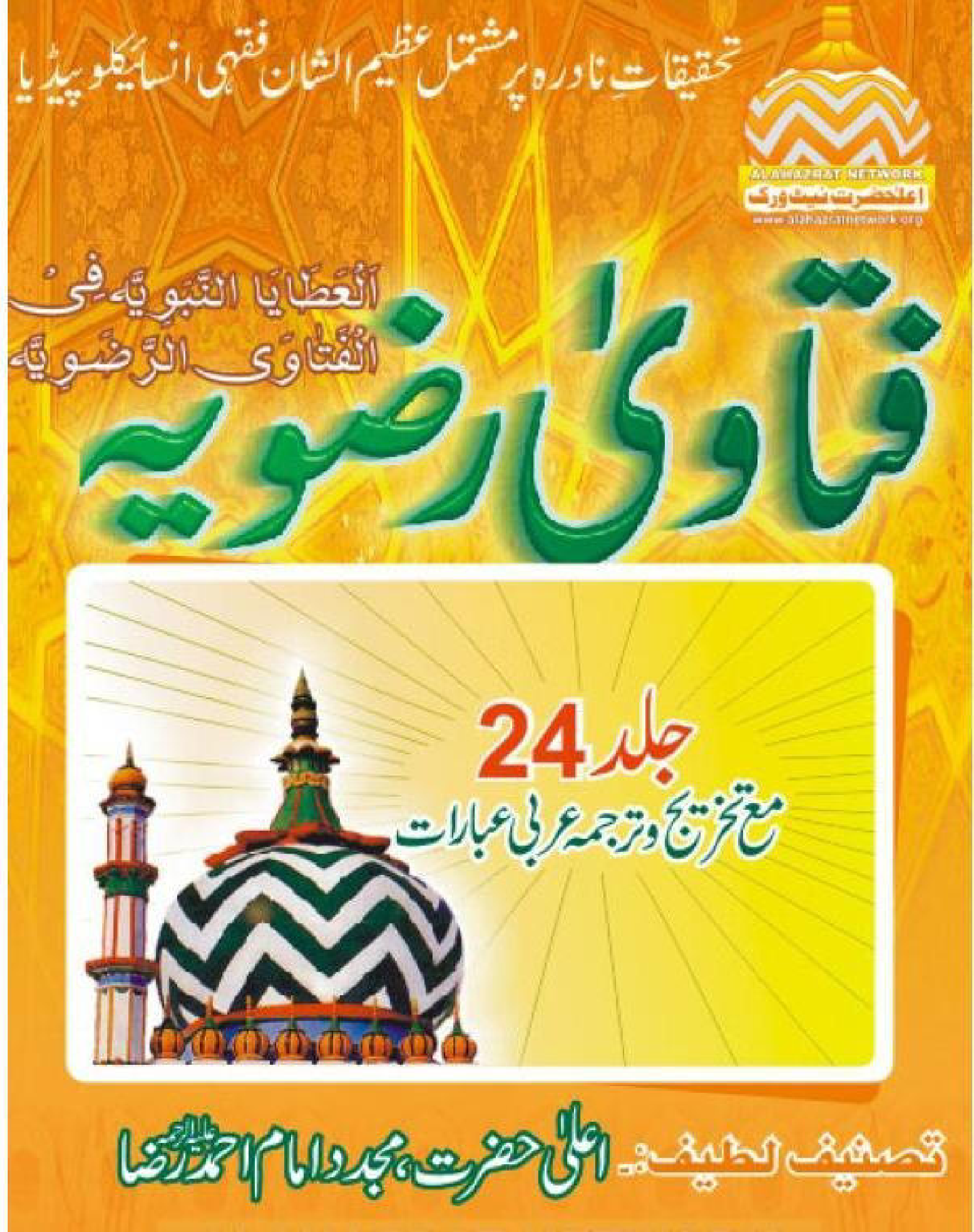
[1] کشف القناع عن اصول السماع

[2] فوائد الفواد

تعالٰی علیہم وعلینا بہم۔ آمین!

اور ان کی وجہ سے ہم پر بھی اس کی رحمتیں ہوں۔ اے اللہ! اس دعا کو شرفِ قبولیت سے نواز دے۔ (ت)

حضور ممدوح کے یہ ارشادات عالیہ ہمارے لئے سند کافی اور ان اہل ہوا و ہوس مدعیانِ چشتیت پر حجت کافی۔ ہاں جہاد کا طبل، سحری کا نقارہ، حمام کا بوق، اعلانِ نکاح کا بے جلاجل دف جائز ہیں کہ یہ آلاتِ لہو ولعب نہیں۔ یونہی یہ بھی ممکن کہ بعض بندگانِ خدا جو ظلماتِ نفس وکدوراتِ شہوت سے یک لخت بری و منزہ ہو کر فانی فی اللہ و باقی باللہ ہو گئے کہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق مے ورزم ایں فنّ شریف
چوں بہتر ہائے گر موجبِ حرماں نہ شود

کتابِ اولیاء

مَنَازِلُ الْاَبْرَار

مُصنّف و مُؤلّف

دیکھئے انوارِ لاثانی کامل ص 585

حکیم محمد شریف (اللہ والا)

خلیفہ مجاز نقشبندی پیر جماعت علی لاثانی علی پور سیداں شریف

ساکن عالمیانہ مضافات دھمتھل تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

حال

عقب 131/D بر مکان پسر ملک محمد اشرف خان کیمیکل انجینئر سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

جاوید کیمیکلز رجسٹرڈ

تعارف

مجمع مکارم واخلاق منبع فیوض و برکات جامع العلوم ابدان ولادیانِ گنج عرفان دانائے اسرارِ قرآن صاحبِ وجدان حکیمِ عالیشان واقفِ رموزِ خفی وجلی الحاج حضرت قبلہ حکیم خادم علی صاحب مدظلہ العالی جلوہ آرائے مطب برلب سڑک بنام گرامی خادم علی روڈ بمقام سیالکوٹ نے مجموعہ افکار فقیر کا ملاحظہ اور رموزانہ بلیغ فرماتے ہوئے تہ دل سے صحت کی تاکید کی اور بہ اشتیاق خود اشاعت کی تاکید فرمائی۔

عنوان کتاب کی تجویز اور سرِورق و تفریط کی تحریر صاحب موصوف ہی سے متعلق ہے۔

قول الحکیم لا یخلو من الحکمۃ
مہتری در قبول فرمان است

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰے امابعد یہ عاصی سراپا معاصی اپنے شیخ محترم کی برکت سے برائے مفاد ذاتی و تجلیہ قلوب یاران مذاقی دانایانِ راہ کے فرامین کی روشنی میں آدابِ سلوکِ طریقت کا مختصر بیان کرتا ہے۔

سرِّ وحدت منطق طیر است جامی لب ببند
جز سلیماں نے نشاید فہم ایں گفتار را

مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلامِ وحدت منطق طیر ہے۔ جس

★ (شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دو شخص بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ ایک مولوی وضع کا تھا اور ایک سادہ زمیندار تھا۔ آپ نے بیعت کرنے پر مولوی صاحب سے فرمایا۔ کہ پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ شبلی رسول اللہ۔ اس پر مولوی صاحب نے لاحول پڑھا اور آپ نے جھڑک دیا۔ پھر زمیندار کی باری آئی۔ آپ نے اس کو بھی اسی طرح فرمایا۔ وہ خاموش رہا۔ آپ نے زور سے فرمایا کہ بولتے کیوں نہیں۔ تم بھی مولوی صاحب سے متفق ہو۔ زمیندار بولا کہ میں تو آپ کو خدا تعالیٰ کے مقام پر سمجھ کر آیا تھا۔ آپ ابھی تک مقامِ نبیؐ کا ہی ذکر فرماتے ہیں۔) ★

الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔ عوام نہیں سمجھ سکتے۔ خواص اور سالکانِ طریقت کو ان چیزوں کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ شیخ کامل مظہرِ خدا ہوتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ تعلق کی مضبوطی وصول الی اللہ کے راز میں مضمر ہے۔ اللہ رسولؐ اور شیخ میں مدارج کا فرق مسلّمہ ہے۔ لیکن اتحاد اور یک رنگی کی صورت میں ان کو ایک نہ سمجھا جائے۔ تو بے ادبی ہے۔

آں ولی حق کہ خوئے حق گرفت
نور گشت و تابشِ مطلق گرفت

اللہ کا دوست وہ ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خوخصلت اور آب و تاب ہو۔ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ شیخ سے تمام دنیا کے ساتھ رشتہ داوروں سے زیادہ اور بہتر صورت میں معاملہ رکھنا چاہئے اور بہت زیادہ

تذکرہ مشائخ نقشبند دامت برکاتہم

سیرتِ طیبہ

حضرت قبلہ الحاج پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ الحاج پیر سید علی حسین شاہ نقشِ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت قبلہ الحاج الحافظ پیر سید عابد حسین شاہ فخر لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

انوارِ لاثانی کامل

حسب الارشاد

حضرت پیر سید محمد ظفر اقبال شاہ صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین دربار شاہ لاثانی و نقشِ لاثانی علی پور سیداں شریف

کاوش

ادارہ تحریر و تالیف بزم لاثانی پاکستان

ناشران

صاحبزادگان والاشان

سید علی حسنین عابد   سید علی حسن عابد

دربار حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

جناب نبی بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع کنگرے۔

جناب مولوی شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع جگراور

جناب مولوی احمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوٹ مہتاب خاں المعروف بھجیر

جناب چوہدری خان محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطرووال ضلع فیصل آباد۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار اڑیسہ (انڈیا)۔

حضرت عبدالسمیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضلع نواب شاہ (سندھ)۔

حضرت قاضی پیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع نواں شہر ضلع جموں۔

حضرت حکیم محمد شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع عالمیانہ ضلع سیالکوٹ

حضرت مولینا حکیم حافظ محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع سنکھیرہ ضلع سیالکوٹ۔

جناب چوہدری حکیم دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیر والی ضلع بہاولنگر۔

جناب سید لطیف شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جھانیاں حال مقیم موضع پہاڑی پور ضلع شیخوپورہ۔

حضرت سید ظہور حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جھانیاں حال پہاڑی پور۔

حضرت حافظ جلال دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع قصبہ ضلع گجرات۔

جناب چوہدری لعل دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جناب ملک محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیر آباد۔

حضرت سید لعل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقام سالم ضلع سرگودھا۔

حضرت حفیظ اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشمیر۔

پیر جماعت علی شاہ کے خلفاء کی فہرست

طبیبِ روحانی و جسمانی حضرت مولانا حکیم خادم علی سیالکوٹی قدس سرہ

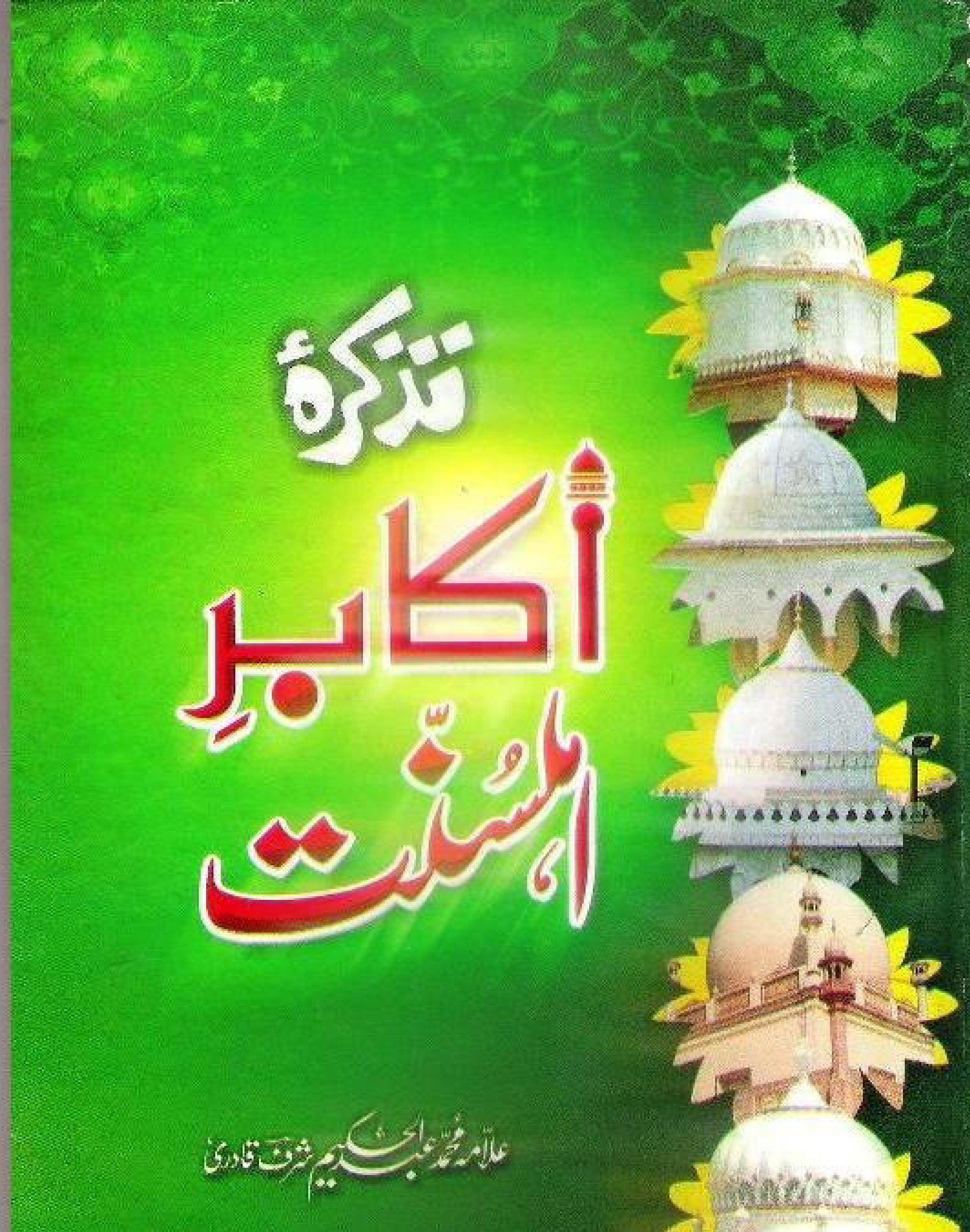
حضرت مولانا حکیم خادم علی قدس سرہ العزیز کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے[1] علوم دینیہ اور طب میں فخر روزگار تھے، شعر و شاعری میں کمال رکھتے تھے حضرت حکیم صاحب حافظِ قرآن اور ظاہری علوم میں باکمال ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی علوم میں بھی بلند مقام رکھتے تھے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالکریم قدس سرہ (راولپنڈی) کے مرید ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے اور ان کے وصال کے بعد حضرت امیر ملت محدث علی پوری سے بھی خلافت پائی۔ حضرت حکیم صاحب قادر الکلام خطیب تھے، ان کی تقریر اور منظوم کلام میں بلا کا سوز تھا، انہوں نے شریعت و طریقت، طب و حکمت اور علم و ادب کی گرانقدر خدمات انجام دیں، آپ کا کلام حکمت و موعظت اور پند و نصیحت کا قابلِ قدر خزینہ ہے، آپ کی متعدد تصانیف شائع ہو کر مقبولِ عوام و خواص ہو چکی ہیں، افسوس کہ ہمیں کوشش کے باوجود ان کے تفصیلی حالات نہ مل سکے۔

حضرت حکیم صاحب نے اپنے فیضِ کرامت پر طب کا پردہ ڈال رکھا تھا، ہزاروں افراد حاضر ہوتے اور اپنی ظاہری و باطنی بیماریوں کا علاج کروا کر واپس جاتے۔ آپ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع ہے۔ جس جگہ آپ قیام فرما تھے اس سڑک کا نام حکیم خادم علی روڈ رکھ دیا گیا ہے۔ حضرت حکیم صاحب غریب پرور اور وفا شعار بزرگ تھے۔ حکیم عبداللہ سکھ مذہب چھوڑ کر آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، ان کی وفات کے بعد آپ طویل عرصہ تک ان کے مطب، واقع اڈہ شہباز پر تشریف لے جاتے رہے اور مریضوں کو نسخے لکھ کر دیتے رہے تاکہ حکیم عبداللہ مرحوم کا مطب چلتا رہے اور ان کے بچوں کی کفالت ہوتی رہے[2]

---

[1] زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی نے آپکا سنِ ولادت ۱۸۶۶ء لکھا ہے (مجلہ طبیہ لاہور، اکتوبر ۱۹۷۱ء، ص ۴)

[2] بروایت مولانا محمد عالم سیالکوٹی، حال مقیم لاہور۔ [3] بروایت برادرم جناب محمد صادق قصوری زید مجدہ۔



فَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ

کہہ دے کہ بے شک حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا
کیونکہ باطل واقعی مٹنے والا ہے

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق
(مترجم)

تصنیفِ لطیف

زبدۃ الفقراء الصادقین و العلماء المحققین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ العزیز

○

بایماء

حضور معدنِ صدق و صفا مخزنِ حلم و حیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتصحیح و ترجمہ

مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب بنگوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑا شریف

○

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سید پیر شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

اس راہ (طریقت) کی مشکلات

چہ دریں جا امتیاز میانِ تجلی کہ بر تعین حقیقۃ جبرائیلیہ و حقیقۃ محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ اول القاء سورِ قرآنیہ می فرماید و ثانی مخاطب بآن باشد۔

کیونکہ اس راہ (مشکل اطوار) میں (فیوضات ظہور واردات اور ورودِ تجلیات سے ناواقف کے لئے) امتیاز درمیان تجلی نوری کے جو کہ تعین حقیقتِ جبرائیلیہ و حقیقتِ محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام پر کہ اول (حقیقتِ جبرائیلیہ) القائے سورِ قرآنیہ (کا فیضان) کرتی ہے اور ثانی (حقیقتِ محمدیہ مخاطب (بکلام اللہ) ہوتی ہے۔

وہم چنیں میانِ تجلی کہ وجودِ سالک بعینہٖ مظہر حقیقۃ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شدہ در ترنم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی رسول اللہ در آید یا رفع اشتباہ میانِ تجلی ملکی کہ نازل است بر سالک و تعین ملکی کہ نزول فرمودہ بود بر نبی از انبیاء سابقہ و بسبب تشابہ آن دو تعین دعوی عینیۃ آں نبی نماید بغیر از مدد سابقہ عنایتِ ازلیہ کہ اکثر و اغلب از صورتِ پیر ظہور می نماید دشوار است و متعسر۔

اور ایسا ہی امتیاز درمیان تجلی (ظہوری) کے کہ سالک کا وجود بعینہٖ مظہر حقیقتِ محمدیہ ہو کر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی (سالک) رسول اللہ" کے ترنم میں آتا ہے۔ یا (سالک کے مشاہدہ میں) رفع اشتباہ کا درمیان تجلی ملکی کے (کہ قلب) سالک پر نازل ہے اور تعین ملکی کہ انبیاء سابقہ میں سے کسی نبی پر اس فرشتہ نے نزول فرمایا ہو۔ (اور بمناسبت قلب سالک کے اس نبی کے قلب سے سالک پر تجلی ملکی وارد ہوتا ہو) اور بسبب باہمی مشابہت ان دونوں تعین (تجلی ملکی و تعین ملکی) کے سالک (فریب مشاہدہ سے) دعویٰ عینیت (بروزی) اس نبی کا کرتا ہے۔ تو بغیر مدد سابقہ عنایت ازلی کے کہ اکثر و اغلب احوال میں (وہ مدد ازلیہ) شیخ کامل کی صورت لطیفہ سے ظہور کرتی ہے دشوار اور مشکل ہے۔

اِن مشکلات کا حل

ف طالب را باید کہ اوّلاً نفی وجودِ موہوم بہ تکرار نفی و اثبات و مداومت بر دوازدہ تسبیح معمولہ خواجگان نماید بعد ازاں دست بمراقبہ زند کہ المجاہدۃ ثم المشاہدۃ الا در حق بعضے از اہلِ سعادت کہ جذب مقدم است بر سلوک نصیب اوشان است المشاہدہ راست آید۔

طالب صادق کو لازم ہے کہ اوّلاً (بارادہ و خیال) نفی وجود موہوم کی کلمہ نفی و اثبات (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کے تکرار سے اور بارہ ١٢ تسبیح (بارہ سو ١٢٠٠) معمولہ خواجگان پر مداومت کرے، (جن کی تفصیل بالشرائط کشکولِ کلیمی میں ملاحظہ فرماویں) بعد ازاں مراقبہ شروع کرے کیونکہ مشاہدہ ربوبیت مجاہدہ و مشقت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں بعض اہلِ سعادت کے حق میں کہ ان کے نصیب خوش نصیبی میں جذب (کشش ایزدی) سلوک پر مقدم ہے۔ اوّل مشاہدہ پھر مجاہدہ درست آتا ہے۔

ا۔ بعض کم فہم لوگ اِس عبارت کو سیاق و سباق سے کاٹ کر غلط فہمی کا شکار ہوتے کہ یہ کلمہ گویا مطلوب ہے۔ حالانکہ مطلب ظاہر ہے کہ توفیقِ الٰہی اور مرشد کی رہنمائی کے بغیر سالک کو ایسے تصورات و تخیلات آتے ہیں جو نفع کے بجائے نقصان اور وصل کی جگہ حرمان و خسران کی وادیوں میں دھکیلا دیتے ہیں اور ایسی باتیں سرزد ہوتی ہیں لہٰذا جس طرح مغالطہ کھا کر ظلی بروزی نبوت کا دعویٰ باطل ہے ایسا ہی چشتی رسول اللہ کہنا بھی محض مغالطہ ہے جس کا ازالہ شیخ کامل کے بغیر مشکل ہے۔ اسی لئے مرشدِ کامل کے بغیر اس راہ میں قدم رکھنا خطرناک ہے۔ (مترجم)

بجناب ہدایت مآب حضرت شہنشاہ ولایت معنوی خواجہ غلام فرید صاحب

مصنفہ کتاب ــــــــ مسمی بہ

فوائدِ فریدیہ

کا اردو ترجمہ مسمی بہ فیوضات فریدیہ

از فقیر معینی شاہجہانی

ملنے کا پتہ

مہتمم مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازیخان

بار اول   تعداد ایکہزار

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤنگی اور اس آگ سے بہشت کو جلاڈالوں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اُس کی عبادت کرے۔

حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کا معمولی منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ عارف لوگ کہتے ہیں۔ کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے۔ ہم کو اپنے ناخن میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت بو طالب مکی نے فرمایا ہے۔ عرش عُلی بنی آدم کے ارد گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت کرے۔ ایک آدمی جو پاس بیٹھا تھا۔ عرض کیا کسی کو کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے اس اثنا میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔

حضرت عثمان نے فرمایا۔ یا الٰہی جل جلالک تو جو یہ دو جہان دیتا ہے۔ یہ دو جہان کہاں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو نے حضرت نظام الدین دہلوی زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خریدا۔ جب حضرت نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت عبداللہ بیسانی نے فرمایا ہے۔

رباعی :-

کمال ہوئے۔ خلافت عطا کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، فرماتے تھے، جب تک کل منازل طے نہ ہو جائیں شیخ کو لازم ہے کہ مرید کو خرقۂ خلافت نہ دے۔ آپ کے چند خلفاء کے اسماء یہ ہیں :-

١۔ حضرتِ خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزندِ ارجمند)

٢۔ مخدوم سید ولایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اوچ شریف)

٣۔ حضرت خواجہ میاں فضل حق سہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

٤۔ میاں بلند وخاں بیکانیری۔

٥۔ مولانا احمد بخش ساکن چچہ عباسیاں (بہاولپور) وغیرہم [1]

آپ کی بلند پایہ اور مقبولِ عام تصانیف یہ ہیں :-

١۔ فوائدِ فریدیہ، مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب۔

٢۔ دیوانِ فرید (اردو)

٣۔ " (ملتانی)

نیز آپ کے ملفوظات مرتبہ مولانا رکن الدین، "اشاراتِ فریدی" کے نام سے چار جلدوں میں طبع ہو چکے ہیں [2]

٧ ربیع الاول ١٣١٩ھ/١٩٠١ء کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار پُر انوار کوٹ مٹھن شریف (بہاولپور ڈویژن) میں مرجعِ خلائق ہے۔ قطعۂ تاریخِ وصال یہ ہے :

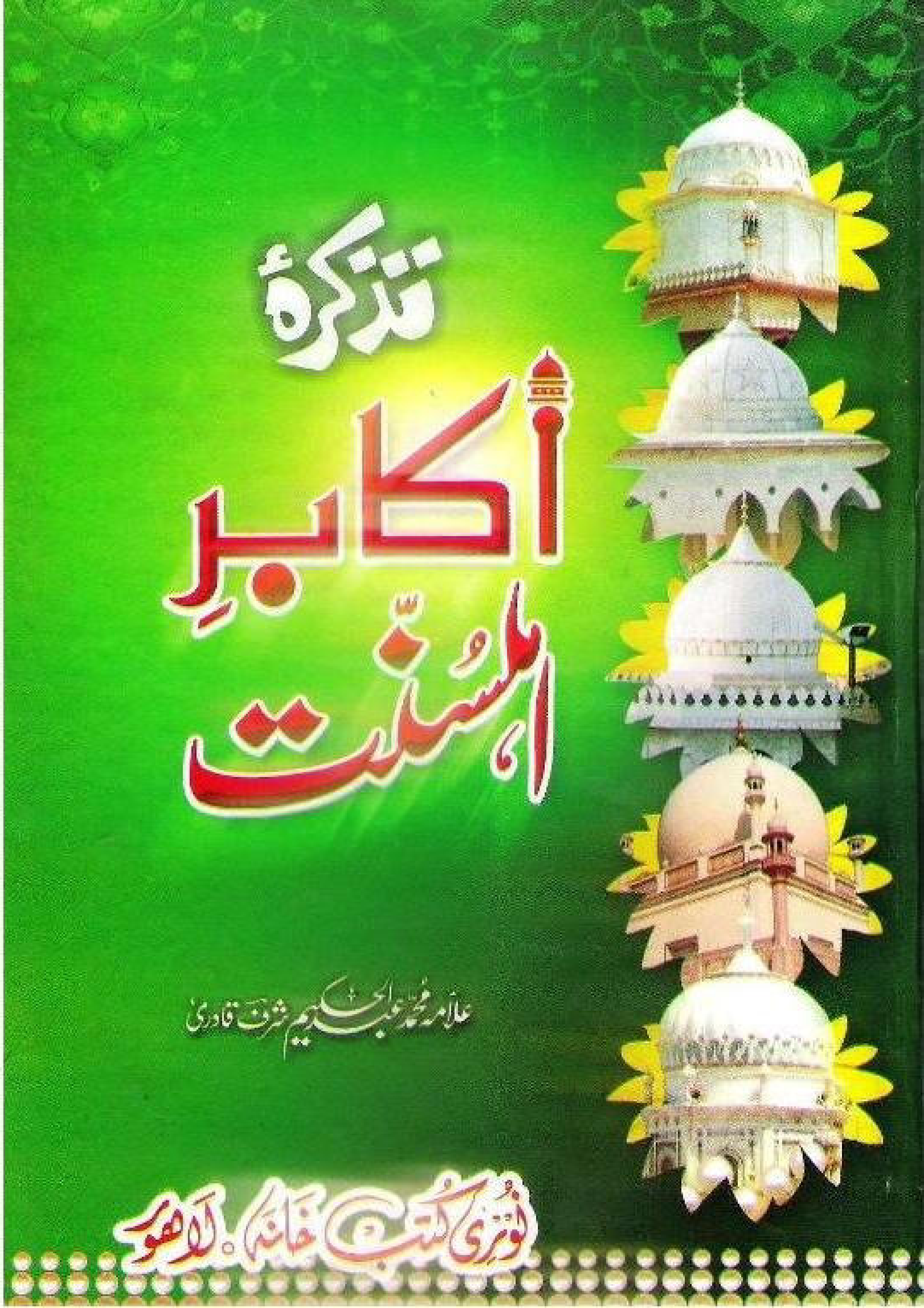
"خرامیدہ بہ قصرِ خلد امروز" (١٣١٩ھ)

---

[1] فیض احمد اویسی، مولانا : التذکار السعید ، ص ٦٨

[2] ایضاً : ص ٦٤، ٦٥

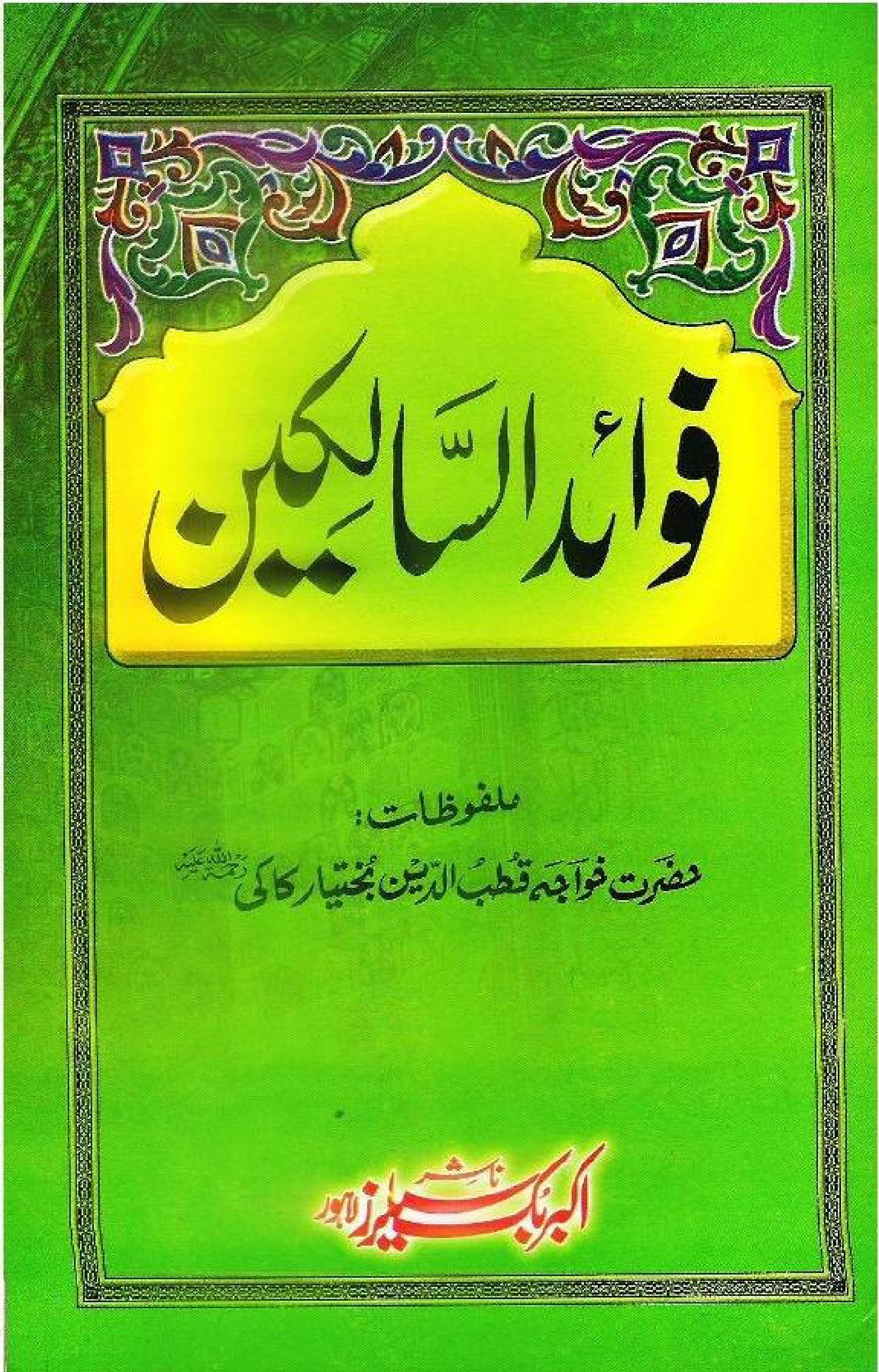
[3] ایضاً : ص ٧١



نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجا لا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمادیں میں بجا لانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کرلیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہوگیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہوجائے کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔ اس واسطے کہ صحبت کی تاثیر ضرور ہوجایا کرتی ہے اور اسے چاہئے کہ خود بھی جس کام سے توبہ کی ہے اس سے کنارہ کشی کرتا رہے اور اسے اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خواجہ حمید الدین بہلوانی ایک مرد بزرگ جو حضرت خواجہ معین الدین کے مریدوں میں سے تھے اور اس دعا گو کے ہم خرقہ تھے جب انہوں نے توبہ کی تو یار اور ہم نشین پھر آئے اور آپ سے کہا کہ آؤ! پھر وہی عیش لوٹیں۔ خواجہ حمید الدین بہلوانی نے وہاں جانے سے انکار کیا اور کہا کہ جاؤ! گوشہ میں بیٹھو اور اس مسکین کو چھوڑ دو کہ میں نے اپنا ازار بند ایسا مضبوط باندھا ہے کہ بہشت



اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملّت اِمامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی اَلملفُوظ ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مع تخریج و تسہیل

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

مُحمّد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

ہے، چند مشہور اَمالی یہ ہیں:

(1) **اَمَالِیُ ابْنِ حَجَرٍ** (احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ)

(2) **اَمَالِیُ ابْنِ عَسَاکِرٍ فِیْ حَدِیْثٍ** (ابو القاسم علی بن الحسن الدمشقی متوفی ۵۷۱ھ)

(3) **اَمَالِیُ الْمُطْلَقَۃ** (امام عبدالرحمن جلال الدین السیوطی الشافعی متوفی ۹۱۱ھ)

(4) **اَمَالِیُ اَبِی الْفَرَجِ** (السرخی الشافعی عبدالرحمن بن احمد متوفی ۴۹۴ھ)

(5) **اَمَالِیُ فَخْرُ الدِّیْن قَاضِیْخَان** (حسن بن منصور الاوزجندی متوفی ۵۹۲ھ)

(6) **اَمَالِیُ الْقِیْرَاطِی** (عثمان سعد بن محمد القیراطی متوفی ۳۳۰ھ)

(7) **اَلْمَبْسُوْط** (شمس آئمہ محمد بن احمد السرخسی الحنفی متوفی ۴۸۳ھ)

(8) **اَمَالِیُ** (امام ابو یوسف قاضی یعقوب بن ابراهیم الانصاری الحنفی متوفی ۱۸۲ھ)

(9) **اَمَالِیُ الْخَمْسُمِائَۃ** (ابو سعد عبدالکریم بن محمد الشافعی متوفی ۵۶۲ھ)

برصغیر پاک و ہند میں بھی **ملفوظات** جمع کرنے کا سلسلہ رہا ہے۔ مثلاً

(۱) ''**دلیلُ العِرفان**'' ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(۲) ''**فَوَائدُ السَّالِکِیْن**'' ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

(۳) ''**راحتُ الْقُلُوب**'' ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴) ''**فَوَائِدُ الفواد**'' ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاءؒ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۵) ''**اَنِیْسُ الاَرْوَاح**'' ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت شاہ مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کے **ملفوظات** نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ علم و معرفت کے اِن **خوشبودار مَدَنی پھولوں** کو آپ کے شہزادے حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے ایک ''ہار'' میں پرو کر آنے والی نسلوں کے لئے ''**المَلفوظ**'' کے نام سے بطورِ تحفہ پیش کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فقہ، اُصولِ فقہ، تَصَوُّف، سُلوک، ادب،

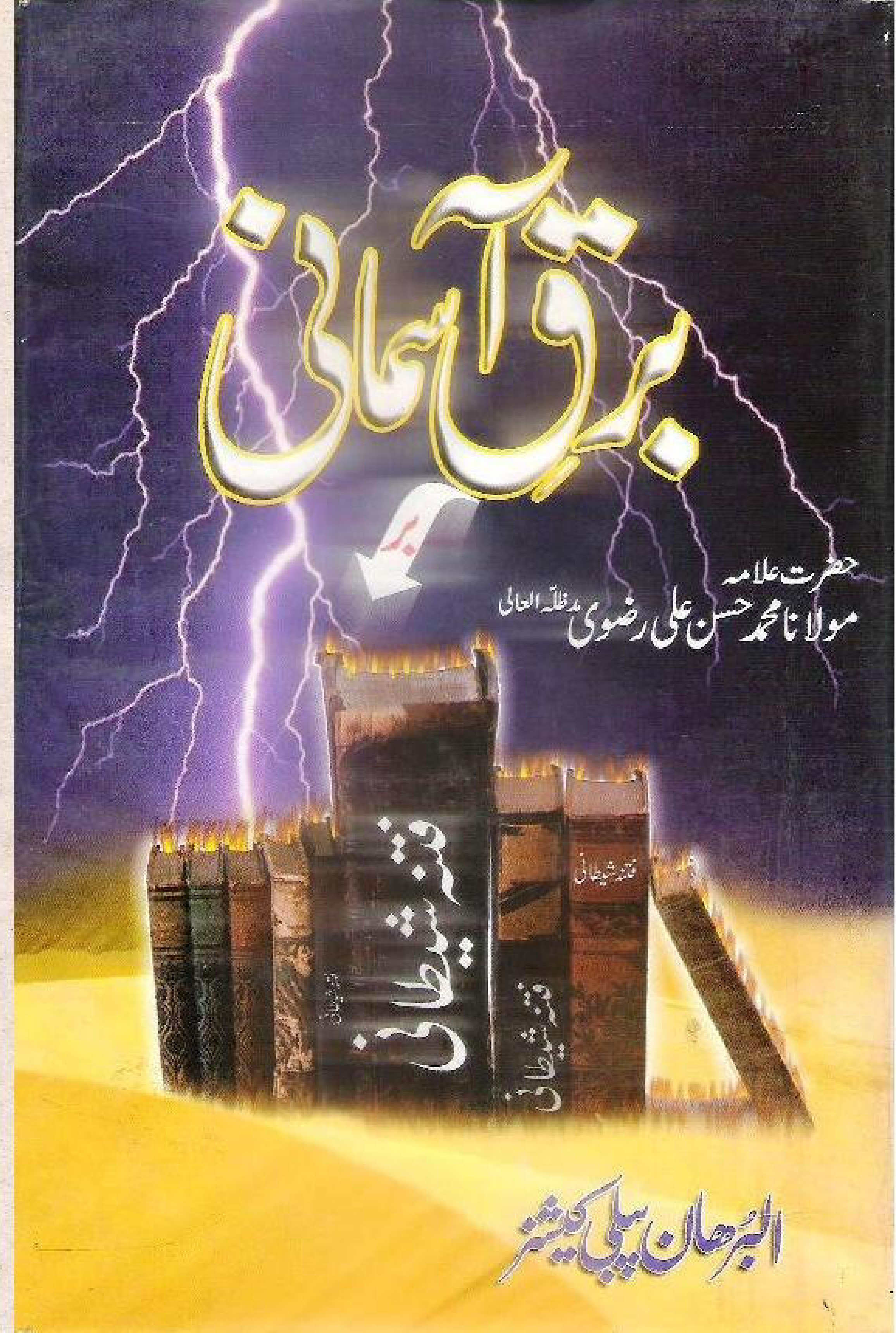
[1]: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تفصیلی تعارف اسی کتاب کے صفحہ 27 پر ملاحظہ کیجئے۔

جس پر خود دیوبندی حکیم الامّت تھانوی صاحب نے اپنے اس کلمہ پڑھنے والے مُرید کو یُوں کہہ کر حوصلہ افزائی کی تھی کہ "اس واقعہ میں تسلّی تھی کہ جس کی طرف تُم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالےٰ متبع سنّت ہے" ("الامداد" تھانہ بھون) پر علماء اہل سنّت کے محققانہ اعتراضات کی یلغار سے تنگ آچکے تھے اس لئے انہوں نے بوکھلاہٹ کے عالم میں جوابی طور پر یہ کلمہ بعض اہل چشت سے نقل کر کے اس کو رضا خانی کلمہ شریف قرار دیا حالانکہ "فوائد فریدیہ" میں چشتی رسول اللہ کی وضاحت و تصریح بھی ہے اس کو مُلّاں رحمانی ہضم کر گیا صرف یہ الفاظ نقل کر دیئے جو اس کی دھوکہ منڈی کے لئے مفید تھے اور پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر بھی کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ "فوائد السالکین" ملفوظات خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدّین گنج شکر میں موجود ہے۔

گھر کی شہادت

دیوبندی وہابی فرقہ کے ایک اور مُلّاں جوزف کے ہم ذوق مصنّف ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی اپنی ایک تازہ تصنیف "توحید خالص" پہلی قسط گھر کے چراغ کے صفحہ ۸۰ پر اسی چشتی رسول اللہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:۔

"خواجہ فرید الدّین گنج شکر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی کی محفل میں مختلف قسم کے ذکر ہو رہے تھے ...... ایک مرتبہ شیخ (خواجہ معین الدّین چشتی) کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی آپ (خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ) نے اُس کو بٹھا لیا اُس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں" فرمایا "جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کر لوں گا"۔ اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے



سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ
والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنف
میر عبد الواحد بلگرامی

مترجم
مفتی محمد خلیل خان برکاتی

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

کہ اس کی نظر اپنے اخلاص پر رہے ۔ جب اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کو خالص فرمانا چاہتا ہے تو اس سے یہ چیز گرا دیتا ہے کہ وہ اپنے اخلاص کو دیکھے ۔

"تا مرد بہ تیغِ عشق بے سر نشود — در مذہبِ عاشقاں مطہر نشود
ہم عشق طلب کنی و ہم سر خواہی — آرے خواہی و میسر نہ شود

مرد جب تک عشق کی تلوار سے بے سر نہیں ہوتا عاشقوں کے مذہب میں پاک نہیں مانا جاتا ۔ تم عشق بھی کرتے ہو اور سر کی بھی طلب ہے ۔ ہاں ہاں تم مانگتے تو ہو مگر وہ مل نہیں سکتا ۔" بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم تخم ہے ۔ عمل کاشت اور اخلاص اس کا پانی ۔ محمد بن الفضل قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بدقسمتی کی تین نشانیاں ہیں ۔ اوّل تو یہ کہ علمِ دین دیں مگر عمل سے محروم کر دیں ۔ دوسرے یہ کہ عمل کی توفیق تو دیں مگر اخلاص نہ دیں ۔ تیسرے یہ کہ اچھوں کی صحبت تو اُسے میسر ہو مگر خدمت اور صدق سے محروم رہے ۔

لہٰذا مرید مبتدی کو چاہیئے کہ اپنی ذات کو احکامِ شیخ کے سپرد کر دے ۔ خواجہ ذوالنون مصری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جب مرید آداب سے باہر ہو جاتا ہے تو جہاں سے چلا تھا وہیں لوٹا دیا جاتا ہے ۔ اس لیے کہ ترقی کا سبب ادب تھا اور جب سبب نہ رہا تو یقیناً وہ واپس پلٹے گا ۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ شیخ کے حقوق پیغمبر کے حقوق کی مانند ہیں اور ماں باپ کے حقوق سے زیادہ ۔ فوائد السالکین میں ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں حضرت مخدوم شیخ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص بیعت کے ارادے سے آیا ۔ خواجہ کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور عرض کیا کہ بیعت کے لیے حاضر ہوا ہوں ۔ خواجہ پر کیفیت طاری تھی فرمایا کہ اگر تم کہو کہ "لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ" تو میں تمہیں مرید کر لوں ۔ چونکہ وہ شخص دُھن کا پکا اور سچا تھا اس نے فوراً اقرار کر لیا ۔ خواجہ نے بیعت کے لیے اُسے اپنا ہاتھ دیا اور اُسے بیعت کر لیا ۔ پھر فرمایا کہ سنو کہ میں کون ہوں

اور کیا ہوں ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار کے کمینے غلاموں میں سے ایک ہوں ۔ کلمہ وہی ہے مگر میں نے تیرے کمال اور اعتقاد اور صدق کو آزمایا تھا ۔" لہٰذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے کہ ظاہر اور باطن کی کسی حالت پر ذرہ برابر اعتراض نہ کرے ۔ اس لیے کہ وہ حقیقی جدائی کا سبب ہے ۔ جہاں تک بن پڑے اُس کی صحبت و خدمت کی برکت سے کچھ نعمت حاصل کر ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام پر اعتراض کیا تو هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ
دیہ ہے ہم میں اور تم میں جدائی رشتا ۔

نقل ہے کہ خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے شیخ کے روبرو ایک خواب بیان کیا کہ آپ خواب میں کچھ فرما رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھ سے منہ کیوں پھیرے ہوتے ہیں ۔ فرمایا کہ اگر "کیوں" کے لیے تمہارے دل میں جگہ باقی نہ رہی ہوتی تو خواب میں تمہاری زبان پر "کیوں" جاری نہ ہوتا ۔" لہٰذا پیر کے ساتھ صدق اور ادب مرید کی دائمی خصلت ہونی چاہیے کہ اس راستہ کے طے کرنے کی بنیاد ہی صدق پر ہے ۔ مخدوم ملت شیخ سعد بطین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اگر مرید ابتدائی دور میں ان چیزوں کی طرف رغبت کرے جو اس کا نفس چاہتا ہے وہ ہرگز کامیابی کو نہیں پہنچ سکتا ۔ اور پیر کو جن باتوں کی شرعاً رخصت ہے مرید اُن کا اتباع نہ کرے کہ ابھی اس میں نفس کا اثر باقی ہے اور رخصت میں نفس کا لحاظ رکھا ہی جاتا ہے ۔ اَسَاسُ الْكُفْرِ قِيَامُكَ عَلٰى مُرَادِ نَفْسِكَ ۔ یعنی یہ کفر کی بنیاد ہے کہ آدمی اپنی خواہشات پر قائم رہے ۔

اے عزیز وہ معمولی گناہ جو تیری نظر میں نہیں کھٹکتا، حقیقت کی ترازو میں کوہِ قاف سے چند گنا بڑا ہوتا ہے کہ "مسلمان اپنے معمولی گناہ کو ایک پہاڑ کی طرح جانتا ہے جو اس پر گرا پڑتا ہے اور منافق اسے مکھی کی طرح یقین کرتا ہے جو اس سے اُڑ جائے گی" اور یہ ہرگز گمان نہیں کرنا کہ اس معمولی سے گناہ سے ہمارے دین کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ اس لیے کہ وہ بال جو تمہاری آنکھ میں پڑ جاتا ہے

ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا:

انظروا الی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر وعمر لھما عندی افضل من علی[1]

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہہ مولا علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

یہ امامِ اجل حضرت امام حسن مجتبٰی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہیدِ کربلا کے نواسے ہیں ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانے میں سردارِ بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنٰی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغرٰی بنت امام حسین صلی اللہ تعالٰی علٰی ابیہم وعلیہم وبارک وسلم۔

حدیثِ دہم[2]: امام حافظ عمر بن شبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالٰی وتسلیماتہ علٰی جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا:

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر، ولم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیأ وانطلقتم انتم فظفرتم ای وثبتم فوق ذٰلك فبرئتم منھما فمن بقی؟ فواللہ ما بقی احد الا برئتم منہ[2]

یعنی خارجیوں نے اُٹھ کر ان سے تبرّی کی جو ابوبکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اُس کو فیو! اُوپر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبرّی کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔

والعیاذ باللہ رب العٰلمین اللہ اکبر (اور اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا، اللہ سب سے بڑا ہے۔ ت)

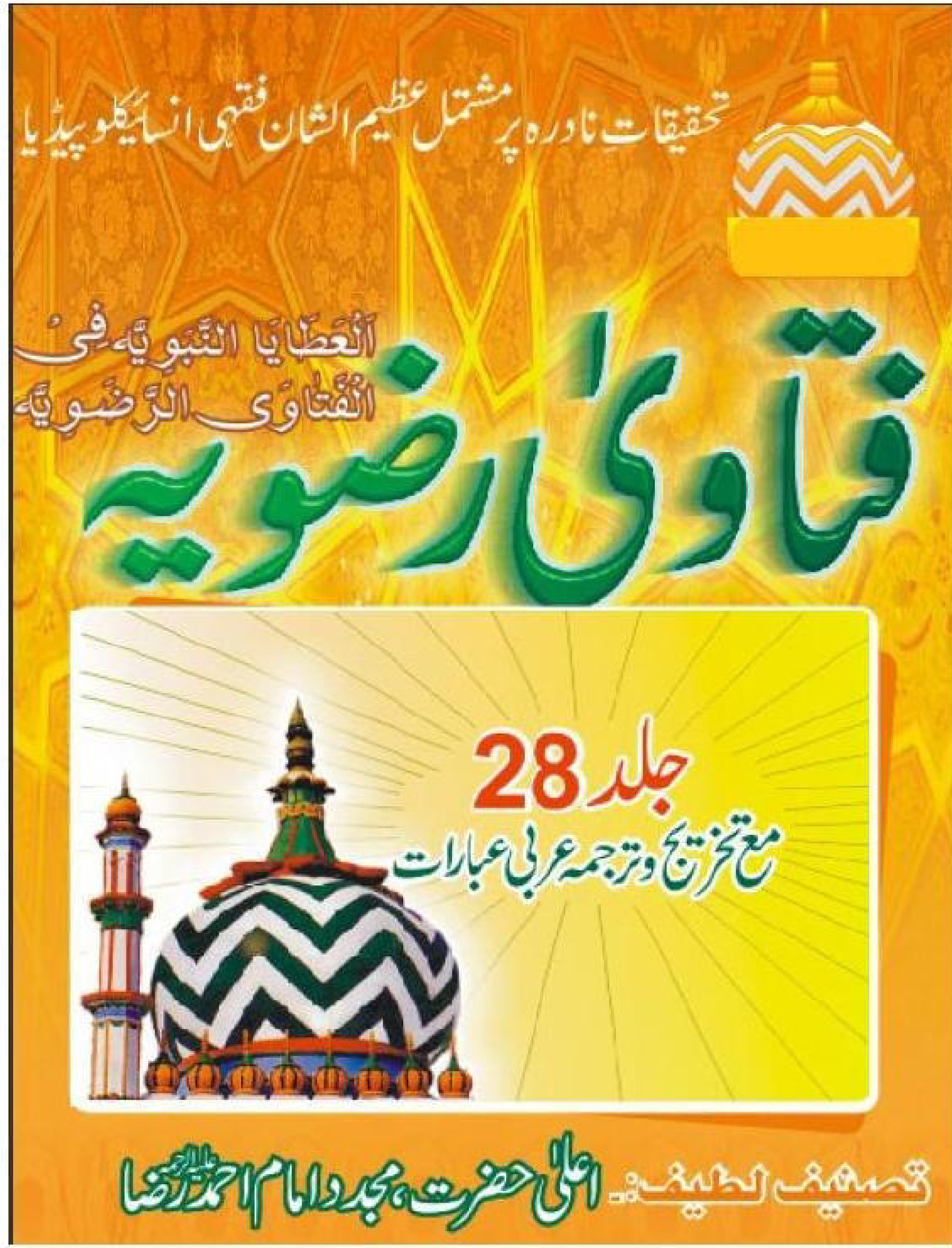
امام زید شہید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامانِ خاندانِ زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے، سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت،

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی الباب الثانی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۸۳

[2] " " " الحافظ عمر بن شبہ " " " " ص ۷۹

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا ومولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالٰی سرہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہِ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی، حضرت مستفتی دامت برکاتہم کے



رام چندر اور کرشن ولی یا نبی ہوں، لہٰذا فدوی مکلف خدمت فیض درجت ہے کہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چندر و کرشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط۔

الجواب

مولوی محمد علی صاحب نہ خیالاتِ سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمٰن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بربنائے ظن وتخمین دینِ سماوی گمان کرنے کی ضرور کوشش فرمائی ہے بلکہ معارف ومکاشفات وعلوم عقلی ونقلی میں ان کا یدِ طولیٰ مانا ہے بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیۂ کرام کے تصورِ برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم لکل امۃ رسول[1] (ہر امت کے لئے رسول ہے۔ ت) ہندوستان میں بھی بعثتِ انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبۂ کمال وتکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر رام یا کرشن کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے:

درشان آنہا سکوت اولیٰ ست نہ ما را جزم بکفر وہلاک اتباع آنہا لازم ست و نہ لیقین بہ نجات آنہا برما واجب و مادہ حسنِ ظن متحقق ست[2]

ان کے بارے میں سکوت اولیٰ ہے ہم پر ان کے کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک ہونا ماننا لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسنِ ظن متحقق ہے (ت)

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکار، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جا سکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدم واعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہِ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی، ص ۱۷۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری را در ماہ ربیع الاول بجہت عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

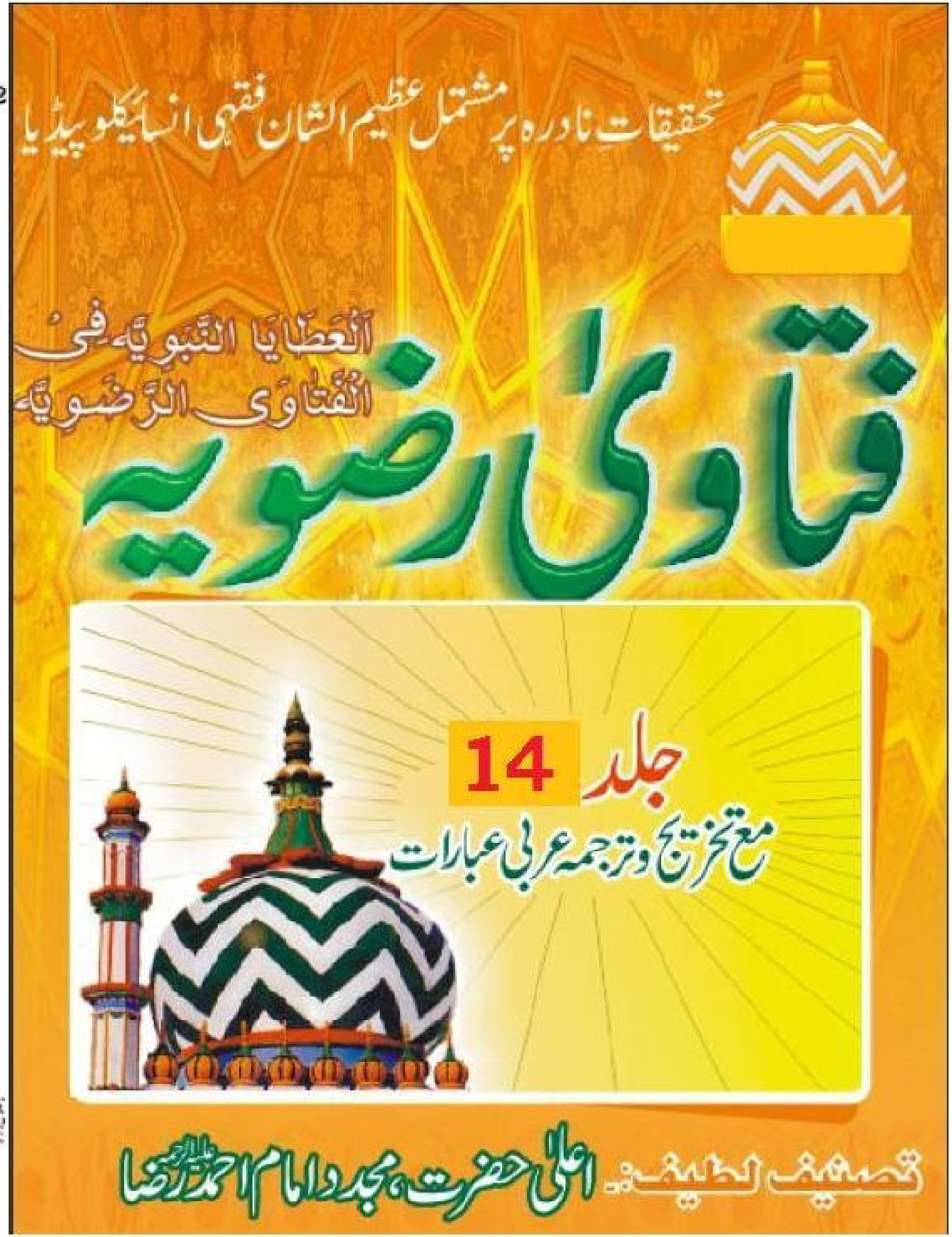
مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

---

[1] القرآن الکریم ۱۰/ ۴۷

[2] مکتوبات مرزا مظہر از کلمات طیبات مکتوب ۱۴ مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۷

42



ممدوحِ اکابر حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی

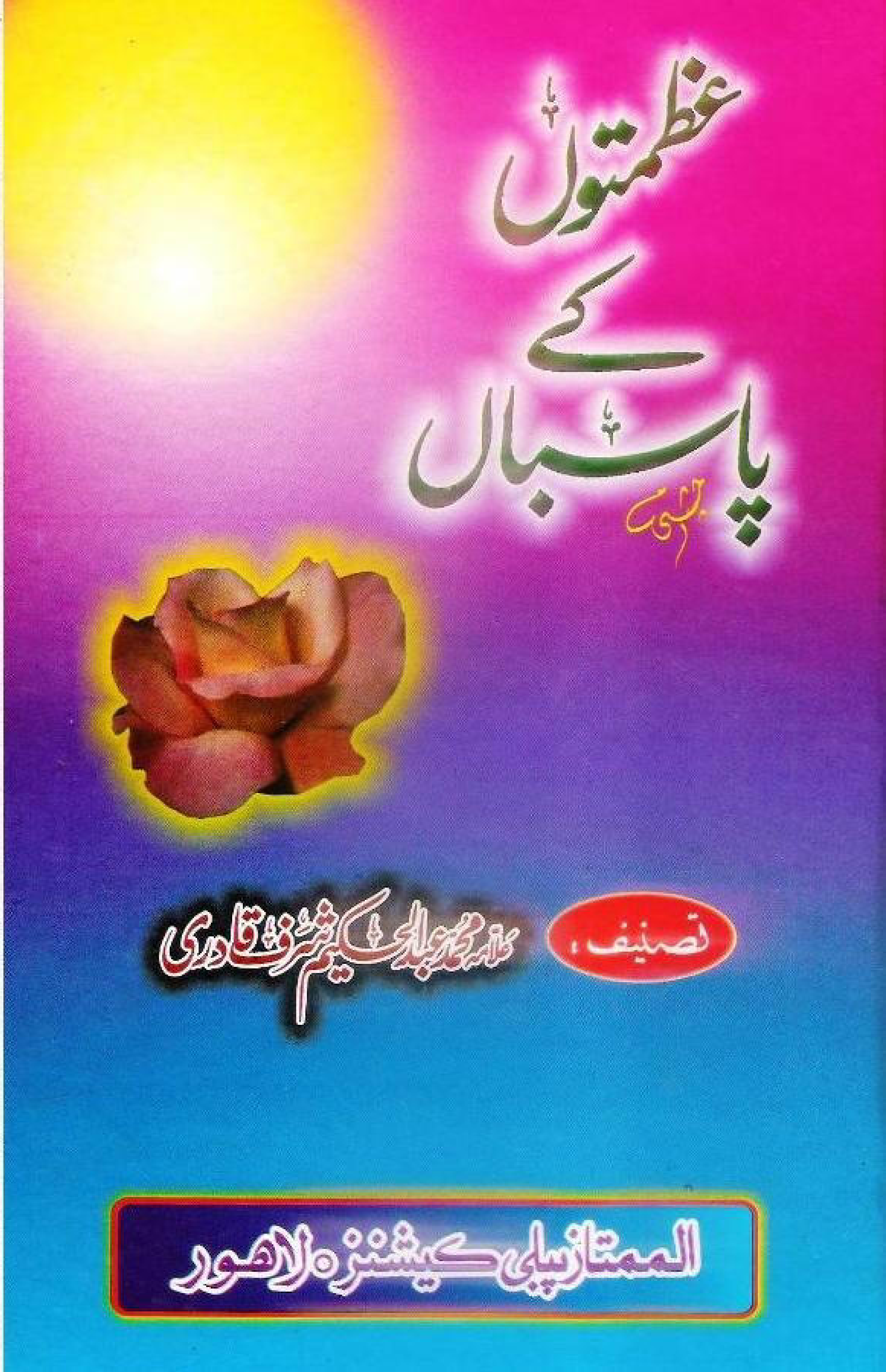
قدس سرہ العزیز

سبع سنابل عمدہ ترین کتابے است در عقائد و تصوف مشتمل است بر ہفت سُنبلہ و ہر سُنبلہ بمنزلہ باب است مصنف او ممدوحِ اکابر و نادر روزگار حضرت مولانا سید میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی است ۔ نبذے از احوال و آثار اُو در آخر کتاب بحوالہ مآثر الکرام کہ از تصانیف میر سید غلام علی آزاد بلگرامی است ملحق کردہ شد ۔ دریں جا چند ارشادات نقل می نمایم :

* (" امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ می فرماید: سیدِ سادات بلگرام، حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی قدس سرہ السامی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمود ۔ ") *

عظیم ترین امتیاز کہ سبع سنابل را حاصل شد این است کہ در بارگاہِ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول و منظور شد ۔ محبوب العاشقین حضرت شاہ حمزہ حسینی مارہروی قدس سرہٗ کہ از سلسلۂ مشائخ امام احمد رضا است، در کاشف الاستار می فرماید :

" باید دانست کہ در خاندانِ ما حضرت سند المحققین سید عبدالواحد بلگرامی بسیار صاحبِ کمال برخاستہ اند ۔ قطبِ فلکِ ہدایت و مرکز دائرۂ ولایت بود ۔ در علوم صوری و معنوی فائق و از مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف و تالیف است و نسب این فقیر بہ چہار واسطہ بذات



یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور زار زار روئے اور کہا میں نے سب کچھ اپنے بزرگوں کے خلاف کیا ہے اب میری توبہ۔ آئندہ ایسا کام کبھی نہ کروں گا اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ ۵۔

"میاں صاحب (ایک زائر) خوبصورت پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان تھے آپؒ نے نام پوچھا تو کہا حسین آپ نے فرمایا کیا حسین ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا منہ دائیں بائیں پھرایا اور فرمایا دیکھو یہ حسین کی شکل ہے یہ حسین ہے اتنے میں دو چار طمانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ ازاں بعد فرمایا کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا اور مجلس بھی دم بخود تھی پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ باپ دادا بھی دیکھے تھے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ ان کی صورت بھی یہی تھی اس نے کہا جی نہیں فرمایا پھر تجھے کیا ہو گیا میں نے سنا ہے کہ بزرگ تھے ان کی قبر پر اب بھی لوگ حاجات طلب کرنے کے لئے جاتے ہیں کیا ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ جی ہاں ایسا ہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر تجھے کیا ہو گیا پھر دو چار طمانچے اور لگا دیے ازاں بعد فرمایا کہ کتنے مربعوں کے مالک ہو اس نے کہا چودہ کے آپ نے پھر دو طمانچے لگا دیئے کہ اللہ نے اتنا دے رکھا ہے اور پھر یہ حالت پھر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ازاں بعد پوچھا کیا کرتے ہو اس نے کہا ذیلدار ہوں آپ نے فرمایا کہ یہاں کیوں آئے ہو اس نے عرض کیا کہ کپتان آیا ہوا ہے اس سے کچھ کام تھا۔ آپ نے نہایت نرم طبیعت سے فرمایا لوگوں کے فیصلے گھر ہی کر دیا کرو جتنا ہو سکے گھر ہی نمٹا دیا کرو۔ صورت سیرت مسلمانوں کی پیدا کرو انگریزوں کے جو افسر گھر آ جائیں ان کی خدمت کر کے ان کو ٹال دو اور خود ان کے پیچھے نہ دوڑا کرو اب تمہاری پیشی صاحب کے پاس کس وقت ہے وہ چونکہ آپ کی طبیعت سے ناواقف تھا اس سے اسے کچھ معلوم نہ ہوا بلکہ حیران۔ اس نے سمجھا پھر کچھ تادیب ہو پھر فرمایا دوپہر کا

